جاء الحق و ذهق الباطل ان الباطل کان ذھوقا

تازیانہ بر فرق جہول زمانہ

الحمد للہ یہ رسالہ وہابیوں کو غیظ وغضب میں لانے والا احناف کا اجالا چار مسائل کا قبالہ۔ مسئلہ جواز حیلہ واسقاط ومسئلہ جواز جماعت ثانیہ ومسئلہ جواز شہادتیں کا کفنی پر لکھنا ومسئلہ جواز دعاء بعد نماز جنازہ۔ ہر چہار مسائل کا ثبوت قرآن پاک وحدیث سرور کائنات وکتب فقہ حنفیہ احناف سے کیا گیا۔ مصدقہ علمائے ثقافت اہل سنت وجماعت

۱۳۷۱ھ　　لاہور مسمی باسم　　۱۹۵۱ء

۱۶ شعبان　　۲۳ مئی

القول المحتاط

فی جواز

الحیلۃ والاسقاط

یہ مبارک فتویٰ

حق کا حامی ومددگار وہابیہ کے لیے ننگی تلوار جس میں ان کے عقائد ومکائد کا پورا اظہار

مؤلفہ ابو المظفر **مولانا مفتی محمد غلام جان قادری رضوی** ہزاروی الاوگرہوی ثم الاہوری خطیب ومتولی اونچی مسجد بازار ککھی حنفیہ رضویہ اندرون ٹکسالی دروازہ لاہور وسابق مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور پاکستان۔

باہتمام

قاضی عبد القدوس صاحب مظفر آباد

رضا اکیڈمی لاہور (پاکستان)

حامدا و مسلما و مصليا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل القرآن وسیلۃ للنجات و حیلۃ لاسقاط السیئات و کفیلۃ لمکفرات الذنوب والخطیات و جعل کتابۃ الشہادتین علی الکفن نجاتا من النکیرین و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و الہ و اصحابہ و ذریتہ و عطرتہ واھل بیتہ و عشیرتہ اجمعین٥

یا صاحب الجمال یا سید البشر
من وجہک المنیر لقد نور القمر
لایمکن الثناء کما کان حقہ
بعداز خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

استفتاء

مرسلہ جناب قاری محمد سعید صاحب پیش امام مسجد غیا نوالی مانسہرہ ضلع ہزارہ

مکرم المحترم جناب مفتی محمد غلام جان صاحب، زید مجدہ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

سوال اول: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین رحمہم اللہ تعالیٰ اس مسئلہ میں کہ تحویل یعنی دورۂ قرآن پاک جو حیلہ واسقاط کے نام سے اطراف واکناف میں مشہور ومعروف ہے اس کو اکثر علماء جائز ومشروع قرار دیتے ہیں اور بعض اس کو ناجائز وممنوع سمجھتے ہیں فرمایئے کیا مجوزین حق بجانب ہیں یا مانعین۔

سوال دوم: کیا جماعت ثانی یعنی جس مسجد میں ایک دفعہ جماعت مستحب وقت میں بطریقہ مسنون ہو چکی ہو اس میں دوسری جماعت اسی وقت میں جائز ہے یا نہ بینوا توجروا۔

سوال سوم: کیا بعد نماز جنازہ میت کیلئے جو دعا مانگی جاتی ہے جائز ہے یا نہ اس دعا کو بھی بعض منع کرتے ہیں۔ بینوا توجروا۔

سوال چہارم: کیا میت کی کفنی پر کلمہ شہادت لکھنا جائز ہے یا نہ۔ امید ہے کہ ہر چہار سوالات کے جوابات مفصل ومدلل بیان فرما کر مشکور وممنون فرمائیں گے۔ بینوا توجروا۔

جواب سوال اول:

اقول وباللہ التوفیق وبہ الوصول الی ذری التحقیق۔ تحویل قرآن پاک جو حیلہ واسقاط کے نام سے اطراف واکناف میں مشہور ومعروف ہی شریعت محمدیہ ومذہب حنفیہ میں بلاشبہ جائز ودرست ہے اور مجوزین حق بجانب ہیں اور یہی مسلک وعقیدہ اہلسنت وجماعت کا ہے اور مانعین وغیرہ بجانب حق ہیں اور یہ عقیدہ غیر مقلدین وہابیین ضالین مضلین کا ہے۔ یعنی قرآن پاک کو بمع فدیہ نقد وجنس نماز روزہ قضا شدہ کا بطریقہ مذکور نعم البدل سمجھ کر ایک دوسرے مستحق صدقات خیرات کو دست بدست دے کر بطریقہ ایجاب قبول

مروج مرۃ بعد مرۃ قبضہ کرنا عند الاحناف جائز ہے کہ اصل ہر چیز میں اباحت ہے تاوقتیکہ کوئی مانع شرعی موجود نہ ہو۔ مزید تفصیل یہ ہے کہ حیلہ واسقاط میت کے لیے قبل از جنازہ یا بعد از جنازہ جو کیا جاتا ہے اس میں کوئی قباحت شرعی تو ہے نہیں اور ایصال ثواب، صدقات وبرکات وخیرات مالی وبدنی میں بھی علماء اہلسنت وجماعت کا اتفاق ہے۔ کما حفص فی مقامہ۔ اس حیلہ واسقاط مروجہ میں بھی روزہ نماز قضاء شدہ ودیگر حقوق اللہ بزبان رعمی وغیرہ میں قرآن پاک اور کچھ نقد وجنس کو نعم البدل گردان کر ایک مفلس مستحق صدقات خیرات دوسرے کو دوسرا تیسرے کو ملک وقبضہ کراتا ہے اس میں کون سی برائی ہے۔ اس حیلہ واسقاط میں اس غفار کریم رحیم سے امید قبولیت کی جاتی ہے کہ وہ رب العزت بڑا رحیم کریم ہے بہت ممکن ہے کہ اس نعم البدل کو منظور فرماوے کہ انسان بوقت موت ادائیگی صوم وصلوٰۃ سے عاجز وقاصر تو ہو ہی جاتا ہے اور یہ حیلہ واسقاط شریعت مطہرہ میں مذموم وممنوع بھی نہیں۔

سیدنا ایوب علیہ السلام

سے رب العزت نے فرمایا تھا کہ اے ایوب تم نے اپنی زوجہ کے بارے میں قسم کھائی تھی کہ اے بی بی میں تجھے سو لکڑی ماروں گا۔ اب تو ایک سو تنکے کا جھاڑو لے کر مار لے تا کہ تم اپنی قسم میں حانث نہ ہو۔ پھر سیدنا ایوب علیہ السلام نے ایسا ہی کیا کما قال اللہ تعالیٰ خذ بیدک ضغثا فاضرب بہ ولا تحنث (الایہ) اس حیلہ واسقاط میں جب کوئی امر غیر شرعی نہیں اور نہ ہی اس حیلہ واسقاط کے کرنے سے قطعاً یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ سب عبادات مالی وبدنی میت کے ذمہ سے ادا ہو گئے۔ صرف یہ حیلہ واسقاط ایک عمدہ وسیلہ ہے جس سے صوم وصلوٰۃ کو نعم البدل سمجھ کر رب العالمین سے امید قبولیت ومنظوریت کی جاتی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وابتغوا الیہ الوسیلۃ۔ وہابی جو حیلے وسیلے کا منکر ہے وہ گمراہ مردود خود بھی بغیر حیلے وسیلے کے منہ میں روٹی بھی نہیں ڈال سکتا چنانچہ ہر ذی عقل پر یہ بات اظہر من الشمس ہے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ قرآن پاک صدقات خیرات انبیاء اولیاء علماء سب حیلہ نجات ہیں اور

اسی امید پر تلقین بعد تدفین میت بحکم حدیث لقنوا موتکم جائز ودرست ہے۔ اس کی یعنی تلقین کی مکمل تفصیل فقیر نے اپنے رسالہ (تلقین واذان علی القبر) میں کردی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بعد تدفین میت کو پکار کر یوں کہا جائے یا فلاں ابن فلاں اذکر ربک و قل ربی اللہ و نبی محمد رسول اللہ وامامی القرآن و دینی الاسلام۔ اے فلاں بیٹے فلاں کے یاد کر اپنے رب کو اور کہو رب میرا اللہ ہے اور نبی میر امحمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور امام میرا قرآ پاک ہے اور میرا دین اسلام ہے اور یوں بھی آیا ہے۔ لقنوا موتکم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ دخل الجنت اور مراد اس دخول سے دخول بلاعذاب ہے ورنہ ہر مسلمان داخل بہشت ہوگا۔ اس فدیہ کے متعلق رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔ وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین جن لوگوں کو طاقت فدیہ کی ہے۔ مساکین کو طعام کھلائیں یعنی جن کو طاقت روزہ رکھنے کی نہ ہو بدلے۔ روزے کے ایک مسکین کو فدیہ دے۔ الغرض یہ حیلہ واسقاط جس میں قرآن پاک مع الفدیہ کا دورہ کیا جاتا ہے۔ بلا ریب جائز ودرست ہے اس میں قرآن پاک کی کوئی تحقیر وتوہین نہیں محض وہابی کا پروپیگنڈہ ہے جس میں سیدھے سادھے لاعلم مسلمانوں کو قرآن پاک کی توہین بتا کر دھوکا فریب دے کر اپنا الو سیدھا کرتا ہے۔

قاتلہم انی یؤفکون۔ بلکہ اس میں تو عین تعظیم قرآن پاک ہے۔ کپڑے میں لپیٹا ہوا نقد وجنس کے اوپر رکھا ہوا تبرکا ایک مسلمان باوضو بطریقہ ایجاب قبول انکساری سے دوسے کو بطور تعظیم میت مرحوم کی مغفرت کے لیے ہبہ کر کے معافی کا خواستگار ہوتا ہے۔ مسلمان تو اس بے بہا قیمت والی کلام کو تعظیما حیلہ ووسیلہ گردانتا ہے اور وہابی مردود اس کو توہین بتاتا ہے۔

افلا تعقلون

بریں عقل و دانش بباید گریست　　مسلمانو دیکھو وہابیہ خذلہم

خذلہم اللہ تعالیٰ رسومات اسلامیہ کو کس فریب وروبہ بازیوں سے ناجائز بلکہ

شرک وکفر بتاتے ہیں۔ ان بے غیرتوں کو خالق سے تو شرم نہیں مگر خلق سے بھی شرم نہیں

طعن در حضرت الٰہی کن — بے حیا باش ہرچہ خواہی کن

یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ۔ یہ حیلہ واسقاط بطریقہ معلوم تمام مسلمانوں کا محبوب ومطلوب ہے مگران دشمنان دین کا غیر مرغوب ما راٰہ المسلمون حسناً فھو عنداللہ حسن جس کو مسلمان اچھا جانیں خدا بھی اس کو اچھا جانتا ہے۔ جناب مولانا مولوی غلام قادری صاحب بھیروی رحمۃ اللہ علیہ خطیب مسجد بیگم شاہی لاہور نے اپنی کتاب عکاذہ فی صلوٰۃ الجنازہ میں بالتفصیل حیلہ و اسقاط کے جواز میں مبسوط تحقیق فرمائی۔

استدلال

تازیانہ اول:

تذکرۃ السلوک مطبوعہ مراد آباد صفحہ ۹ میں ہے۔ ولعل الاکثر ماتعورف انہ یحاسب تمام عمرہ و یبیع مصحفا و شیئا اخر بمقدات ھما من الفقیر فیقبض الفقیر المبیع و یصیر القدر المذکورہ دینا علیٰ ذمۃ ثم یقول المفدی اعطیتک ھذا المقدار من الحنطۃ فی عوض فدیۃ فلان المیت و یقول الفقیر قبلت ۔شامی میں ہے۔ثم اعلم انہ اذا اوصی بفدیۃ الصوم والصلوٰۃ یحکم بالجواز قطعا لانہ منصص علیہ. واما اذا یوصیٰ بالکفارۃ یعطی لکل صلوٰۃ نصف صاع مثلا و یدفع لفقیر ثم یدفع الفقیر للوارث ثم و ثم حتی یتم ۔اسی مقام میں ردالمحتار (فصل فی اسقاط الصوم) میں بھی یہ مسئلہ اسقاط واضح ومفصل بیان ہے۔کبیری میں ہے۔ومن مات و علیہ صوم و صلوٰۃ فاوصیٰ بمال معین یعطی لکفارۃ صلوتہ لزم و یعطیٰ لکل صلوٰۃ کالفطرۃ وللوتر کذلک و کذا بصوم کل یوم وانما یلزم تنفیذھا من الثلث وان لم یوصیٰ و تبرع بہ

بعض الورثة وان كان الصلوٰة كثيرة والحنطة قليلة يعطى ثلثة اصوع عن صلوٰة يوم وليلة مع الوتر مثلا لفقير ثم يدفعها الوارث اليه وهكذا يفعل مردا حتى يستوعب الصلوٰة و يجوز اعطائها لفقير واحد دفعة بخلاف كفارة اليمين والظهار والا فناد بلا عذدر۔

صفحہ۷۹ فصل قضاءالفوات (فتاوٰی عالمگیری) میں ہے۔

اذا مات الرجل و عليه صلوٰة فائتة فاوصیٰ بان تعطى كفارة صلوٰته نصف صاع حنطة ولو دفع جملة الیٰ فقير واحد جاز بخلاف كفارة اليمين و كفارة الظهار والافطار و فى الواجبة لو دفع عن خمس صلوٰة تسع امنان لفقير واحد لانه يجوز من اربع صلوٰة ولا يجوز من صلوٰة الخامسة صفحہ(۱۲۵ ج۱) باب (قضاءالفوات) كذا فى جامع الرموز شرح مختصر الوقايه (ج ا ص ۲۱۴) فتاوٰی برہنہ میں ہے کیے وفات یافت و بروے چند نماز است واو وصیت بکفارہ کروہ وارث او از ہر نماز فرض نیم صاع گندم دہد از ثلث مال او واگر مالے نگذاشتہ نیم قرض گیر وو بفقیر ے دہد وایں را بوے بخشد باز او بوے دہد وہم چنیں تا تمام شود واگر ہمہ یک فقیر را دہد درست است واگر از یک نماز برائے دو فقیر دہد روا نہ صفحہ۳۳۶۔

طحطاوی صفحہ۳۰۸ ج۱

میں ہے فما يفعل الان من تدوير القران مع الفدية للكفارة بين الحاضر و كل يقول الاخر و هبت لک هذا الدراهم للاسقاط ما علے ذمة فلان من الصلوٰة والصيام و يقبول الآخر صحيح صفحہ۳۰۸ ج۱۔

یوں ہی فتاوٰی سمرقندی میں ہے۔ عن ابن عون عن عبدالله قال قال عمر رضى الله عنه ايها المؤمنون اجعلوا القران وسيلة الى نجات موتكم فتحلقوا وقولوا اللهم لهذا الميت بحرمة القران وتناو لوا بايديكم متناوبة و فعل

عمر رضی اللہ فی اخر خلافۃ لامرۃ ملقبۃ بحسینۃ بنت عربد زوجۃ ملاب بجزء من القران من مالی الی عمہ یتسآء لون فی حلقۃ عشیرین رجلاً وما شاع ذلک فی خلافۃ عثمان رضی اللہ عنہ لانکار مروان انتہی وقد شاع فی زمان ھارون الرشید صفحہ ۱۹۹ ج ۳۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اے مومنو اپنے موتا کے لیے قرآن پاک کو حلقہ باندھ کر وسیلہ بناؤ اور دست بدست ایک دوسرے کو پکڑاؤ اور منہ سے کہو اے اللہ بحرمت اس قرآن پاک اس میت کے گناہ معاف فرما اور سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی آخر خلافت میں ایک عورت جو حسینہ بنت عربد کے القاب سے ملقب تھی اس کی وفات پر بیس مردوں کے حلقہ میں مالی لا اعبد الذی سے لے کر تا عم یتسائلون تک پڑھ کر حیلہ کیا اور سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مروان کی شرارت سے شائع نہ ہوا اور پھر ہارون الرشید کے زمانہ میں مشہور ہوا اب وہابی خبثاء اپنے ہم شرب مروان کی طرح مٹانے کی کوشش کرتے رہے ہیں لیکن ان کی سرکوبی کے لیے رب العزت نے کوئی نہ کوئی حنفی ہارون الرشید کی طرح پیدا کر ہی دیا۔

متذکرہ بالا فتاوون یعنی تذکرہ السلوک وشامی وکبیری وعالمگیری وجامع الرموز وفتاویٰ برہنہ وطحطاوی وخلاصۃ الفتاوائی وغیرہ کتب کی عبارتیں جو نقل کی گئی ہیں ان کا خلاصہ ترجمہ و مطلب یہ ہے کہ اسقاط وحیلہ بدیں ہیئت یعنی نقد وجنس بمع قرآن پاک تین مرتبہ گھمایا جاوے کہ یا مرخیر میت کے لیے موجب کفارہ صوم وصلوٰۃ ہے مزید بریں اگر میت کی حالت علالت میں کچھ نماز روزے فوت ہو گئے اور میت نے اس قدر مال بھی نہ چھوڑا کہ اس کی تہائی سے کفارہ نماز، روزہ کا ادا ہو سکے اور میت کفارہ کی وصیت بھی کر مرے تو ولی پر لازم ہے کہ بدلے ہر نماز روزہ کے اور اسی طرح بعوض نماز وتر کے آدھا آدھا صاع گیہوں فقیروں کو دے اور اگر تہائی مال میت اتنا نہ ہو یا اس نے وصیت نہ کی اور ولی میت اپنی طرف سے اس کا

کفارہ دینا چاہیے گو اس پر لازم نہیں مگر سب نماز روزے فوت شدہ کا کفارہ نہ دے سکے تو اندریں صورت اس مال کو تین چار بار بقدر ضرورت فقراء میں گھماوے اس طرح کہ ولی ایک کو بخشے وہ دوسرے کو دوسرا تیسرے کو علے ہذا القیاس یہاں تک کہ وہ مال اس کے تمام روزے نماز فوت شدہ کے مقدار کو پہنچ جائے تو موجب ثواب ہے اور اگر میت نے باوجود مالدار ہونے کے وصیت نہ کی یا مقدار کفارہ سے کم مال کی وصیت کی تو میت مذکور گنہگار رہے گا۔ یہ خلاصہ ہے تمام نصوص مذکور کا اور (جامع الصغیر للسیوطی) میں ہے عن محمد بن منکدر و عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان الصدقۃ جرت علے ید بسعین الف لکان اجر اخرھم مثل اجرا ولھم (صفحہ ۱۹۹ ج ۳)

فتاوی (سمرقندی) میں اور بھی ہے عن عبدالرحمن ابن ابی بکر انہ اوجد دور القران الکریم فی زمان عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان الرقان شافع علی المؤمنین حیاتاً و بعد ممات یوں ہی جناب مولانا مولوی ابومحمد دیدار علی شاہ صاحب مرحوم امیر انجمن حزب الاحناف نے اپنے رسالہ تحقیق المسائل میں اس مسئلہ کو مدلل بیان فرمایا ہے۔

خلاصہ:

جواب یہ ہوا کہ حیلہ مروجہ موسومہ باسقاط جائز و درست ہے اس کا منکر پرلے درجے کا گمراہ بے دین بد مذہب ہے۔ ھذا ما عندی و اللہ اعلم۔

جواب سوال دوم:

اقول و باللہ التوفیق رب زدنی علما۔ جماعت ثانی بعد جماعت اول جائز ہے شامی وفتاوی ہندیہ و قاضی خاں و خلاصۃ الفتاوی وجمیع کتب فقہ میں مصرح ہے کہ جماعت ثانی بے اذان و بے اقامت محراب سے دائیں یا بائیں ہٹ کر بلا کراہیت جائز ہے ہاں باذان و اقامت جدید بہیت سابق جماعت ثانی مسجد محلہ میں مکروہ ہے اور شارع عام کی مسجد میں

باذان واقامت جدید ہیئت سابق بھی مکروہ نہیں یوں ہی بہار شریعت میں جمیع فتاووں کا خلاصہ مذکور ہے۔ (صفحہ ۱۳۰ ج ۳) لا یصلی الامام فی المواضع لاذی صفی فیه حتی تیحول رواہ ابو دائود مشکوٰۃ شریف ص ۸۰

(اعلیٰ حضرت جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب نے اپنے رسالہ قطوف الدانیہ میں اس جماعت ثانی کے جواز میں مکمل تفصیل فرمائی ہے) فان شئت زیادۃ التحقیق فانظر فیه۔

جواب سوال سوم:

دعا بعد نماز جنازہ بلا ریب وعیب جائز و درست ومشروع ہے محیط میں ہے۔ الدعاء بعد صلوٰۃ الجنازۃ جائز لان الدعاء مخ العبادۃ ۔ دعا بعد نماز جنازہ جائز ہے اس لیے کہ دعا عبادت کا مغز ہے اور نماز جنازہ بھی عبادت ہے۔ حدیث شریف میں ہے اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا له الدعاء واللہ اعلم جب تم میت پر نماز پڑھ لو تو پھر اس کے لیے خالص دعا مانگو۔

جواب سوال چہارم

اقول بتحقیقه واجول بتدقیقه ۔ شریعت مطہرہ میں میت کی کفنی پر کلمہ شہادت یا کلمہ توحید یا عہد نامہ لکھنا درست ہے اس کا منکر وہابی بد مذہب ہے۔ امام ترمذی بن علی وامام بخاری نے نوادر الاصول میں روایت کی ہے کہ خود حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ من کتب هذا الدعا وجعله بین صدر المیت و کفنه فی رقعة لم ینله عذاب القبر ولا یری منکراً ولا نکیراً وہ وهذا لا اله الا الله والله اکبر لا اله الا الله وحده لا شریک له لا اله الا الله له الملک وله الحمد لا اله الا الله ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ ترجمہ: جو شخص اس دعا کو کسی پرچہ پر لکھ کر میت کے سینہ پر کفن کے نیچے رکھ دے اسے عذاب قبر نہ ہوگا اور نہ اسے منکر نکیر نظر

آئیں گے۔ امام فقیہ ابن عجیل نے اسی دعا و کلمہ شہادت کی نسبت لکھا ہے۔ اذا کتب ھذا الدعاء او الشھادۃ فی کفن المیت دفع اللہ عنہ العذاب الیٰ یوم ینفخ فی الصور۔ ترجمہ: جب یہی دعا مذکور و کلمہ توحید میت کے سینہ پر لکھی جائے اللہ تعالیٰ قیامت تک اس میت سے عذاب اٹھا دے گا۔ امام ابن حجر مکی نے اپنے فتاویٰ میں اسی کلمہ شہادت کے متعلق لکھا ہے من کتب کلمۃ الشھادۃ و جعلہ بین صدر المیت او کتب علی کفن المیت لاینال عذاب القبر ولا ینالہ منکر او لا نکیراً و لہ شرح عظیم۔ ترجمہ: جس نے کلمہ شہادت لکھ کر میت کے سینہ پر رکھا یا کفن پر لکھا اس میت کو عذاب قبر نہ ہوگا اور نہ اس کے پاس منکر نکیر آئیں گے اور اس کا بیان بہت لمبا ہے۔ حضرت بتول زہرا رضی اللہ عنہا نے اپنے انتقال کے قریب امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اپنے غسل کے لیے پانی رکھوایا پھر غسل فرمایا پھر کفن منگوا کر پہنا اور حنوط کی خوشبو لگائی پھر مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو وصیت فرمائی کہ میرے انتقال کے بعد میرا منہ کوئی نہ کھولے اور مجھے اسی کفن میں دفن کر دیا جائے میں نے پوچھا کسی اور نے بھی ایسا کیا ہے فرمایا ہاں کثیر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے کفن کے کناروں پر لکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یوں ہی کتاب الاستحسان میں ہے۔ ذکر امام الصفار لو کتب علی جبھۃ المیت او علی عما متہ او علیٰ کفنہ کلمۃ الشھادۃ یرجی ان یغفر اللہ لہ و یجعلہ امنا من العذاب القبر۔ ترجمہ: امام صفار نے ذکر فرمایا اپنی کتاب میں کہ اگر میت کی پیشانی پر یا عمامہ پر یا کفن پر کلمہ شہادت لکھا جائے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میت کی مغفرت فرما دے گا اور قبر میں میت کو عذاب سے امن ہو جائے گا اور درمختار میں ہے۔ لو کتب علی الجبھۃ المیت او فنہ او عمامتہ کلمۃ الشادۃ یرجی ان یغفر اللہ للمیت و اوعلیٰ بعضھم ان یکتب فی جبھتہ او صدرہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ففعل ثم رؤی فی المنام فسئل فقال لما و ضعت فی القبر جاء تنی ملائکۃ فلما رؤا

مکتوب اعلی جبھتی بسم اللہ الرحمن الرحیم قالوا امنت من عذاب اللہ ۔
ترجمہ: درمختار میں ہے اگر لکھا جائے میت کی پیشانی پر یا کفن پر یا عمامہ پر امید ہے کہ اللہ تعالیٰ
میت کو بخش دے گا۔ (حکایت) کسی شخص نے قبل از وفات وصیت کی کہ میرے مرنے کے
بعد میری پیشانی پر یا سینے پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھ دیجیو انہوں نے بسم اللہ
شریف حسب الوصیت سینہ میت پر لکھ دی اور دفن کر دیا کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ
تیرے ساتھ کیا معاملہ ہوا میت نے جواب دیا کہ جب میں قبر میں رکھا گیا اور میرے سینے پر
فرشتوں نے بسم اللہ شریف لکھی ہوئی دیکھی تو کہنے لگے تو عذاب خدا سے امن میں ہو گیا
یوں ہی فتاویٰ کبیری للمکی میں ہے۔ اسی میں ہے واقر بعضھم بانہ قیل یطلب فعلہ
لغرض صحیح مقصود فابیحہ وان علم انہ یصیبہ نجاست ۔ (ترجمہ) اس کی
تائید و تاکید میں بعض دیگر علماء سے نقل کیا کہ غرض صحیح کے لئے ایسا کرنا مطلوب و مقصود ہے
اس میں کوئی حرج نہیں۔ اگرچہ معلوم ہو کہ کفن کو نجاست پہنچ جائے یعنی یہ رد ہے وہابی کے
اعتراض کا وہابی سیدھے سادھے مسلمانوں کو یہ دھوکا دیتے ہیں اور بدظن کرتے ہیں کہ کلمہ
شہادت کفن پر سخت بے ادبی ہے کہ میت کے متعفن ہوتے وقت کلمہ شہادت ملوث بہ نجاست
ہو جاتا ہے لہٰذا کبیری للمکی میں اس کا رد ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ غرض صحیح میت کی
نجات کے لئے یوں کرنا جائز و درست ہے۔ وقد روی انہ مکتوب علی افخاذ
افراس فی اصطبل الفاروق رضی اللہ عنہ حبس فی سبیل اللہ ۔ ترجمہ: امام نصیر
نے فرمایا کہ میت کے ساتھ کلمہ شہادت و عہد نامہ رکھنے کے جواز کی روایت ہے اور بیشک
مروی ہوا کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اصطبل میں کچھ گھوڑوں کے رانوں پر لکھا ہوا تھا۔
وقف فی سبیل اللہ اس سے صاف معلوم ہوا کہ جب اصطبل میں تعفن کی جگہ گھوڑوں کی رانوں
پر اللہ کا لفظ لکھنے میں بے ادبی نہیں اظہار وقف کے لئے تو یہاں بھی میت کو عذاب قبر سے بچاؤ
کے لئے کفن پر لکھنا بے ادبی نہیں سبحان اللہ وہابی کے بے ہودہ اعتراض کے رد میں کیا دندان

شکن جواب ہوا۔ شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم نے اپنی کتاب قول الجمیل میں دردزہ کے وقت یہ آیت والقت مافیھا و تخلت واذنت لربھا و حقت لکھ کر عورت کی ران پر باندھنے کا لکھا ہے حالانکہ وہاں نجاست سے ملوث ہونے کا زیادہ خطرہ ہے اور بہت ممکن ہے کہ قادر مطلق مردہ میں جان ڈال کر حساب لینے پر جب قادر ہے تو وہ بعد حساب قبل از تعفن ہونے میت کے اس کلمہ شہادت کو اٹھا لینے اور مٹا دینے پر بھی قادر ہے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر میت متعفن ہی ہوتا ہے۔ بعض بلکہ اکثر بندگان خدا کا کفن تک خراب نہیں ہوتا وہ اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں۔ مسلمانوں ان خبثاء سے دور رہو۔ ان کے ہاں یا رسول اللہ کہنا کفر ہے۔ ان کے ہاں یا رسول اللہ کہنا درود شریف پڑھنا اولیاؤں کے مزار پر جانا، مدینہ منورہ جانا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کو جانا یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کہنا یہ سب شرک و کفر ہے۔ یہ خبثاء چاہتے ہیں کہ پرانے رسوم اسلام مٹا دیئے جائیں یہ لوگ ذیاب فی ثیاب۔ یعنی کپڑوں میں بھیڑیے ہیں۔ ان کی امامت ناجائز ان کو مسجد سے فوراً نکالا جائے۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ نے درمنشور جلد سوم میں یہ حدیث نقل فرمائی۔ قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ خطیبا فقال قم یا فلان فاخرج فانک منافق فاخرجھم باسمائھم و فضحھم۔ ترجمہ: یعنی جمعہ کے دن عین خطبہ کی حالت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھ اے فلاں اس لیے کہ تو منافق ہے نکل جا مسجد سے نام لے لے کر حضور نے منافقین کو مسجد سے نکالا اور ان کو رسوا و ذلیل کیا۔ پس ثابت ہوا کہ آیۂ کریمہ ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ایسے مفسدوں اور بدباطنین سے حق میں نازل ہوئی ہے۔ یہی لوگ مسجدوں میں آ کر فتنہ وفساد برپا کرتے ہیں اور مسجدوں کو برباد و خراب وغیر آباد کرتے ہیں۔ اب نصف النہار کی طرح واضح ہوگیا کہ ان خبثاء کو مسجدوں سے نکالنا عین سنت رسول اللہ ہے اور جو لوگ ان بے دینوں کی حمایت کرتے ہیں وہ بھی سخت جاہل ہیں۔ امام وہ ہوسکتا ہے جو سنی حنفی صحیح العقیدہ معتقد بزرگان دین ہو۔ ارشاد باری ہوتا

ہے۔ فلا تقعدوا بعد الذکر مع القوم الظلمین ۔ وہابیہ بدعتی فاسق ہیں۔ ان کی اقتدا ہی نا جائز ہے۔ مسلمانوں سے دھوکا نہ کھاؤ۔ لا یلدغ المؤمن من حجر مرتین ۔ یہ وہابیہ قسمیں اٹھا کر شیطان کی طرح اپنے آپ کو سنی حنفی بتاتے ہیں وقاسمھما انی لکما لمن الناصحین ۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک واعظ کو جو ناسخ منسوخ کو نہیں جانتا تھا مسجد سے نکال دیا تھا (تفسیر عزیزی) اشباہ والنظائر میں ہے کہ موذی کو مسجد میں آنے سے منع کرنا چاہیے۔ منقول از نصر المقلدین تمام علماء کا اتفاق ہے کہ یہ وہابیہ منافق تقیہ باز ہیں ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار انہی وہابیہ خبثاء کے متعلق جمع فتاووں میں اور فتاویٰ بزازیہ ہیں۔ مصرح ہے کہ من شک فی کفرھم و عذابہ عن ابھم فقد کفر جو ان وہابیہ کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسوں کے حق میں فرمایا: ایاھم و ایاکم لا یضلو انکم ولا یفتوانکم (الحدیث) ترجمہ: اپنے آپ کو ان سے دور رکھو اور ان کو اپنے سے دور کرو دوسری حدیث شریف میں ہے۔ فلا تجالسوا ھم ولا تشاربوا ھم ولا واکلوا ھم ولا تناکحوا ھم نہ ان کی مجلس کرو نہ ان کے ساتھ کھاؤ پیو نہ ان سے بیاہ شادی کرو بلکہ علمائے ثقات کا متفقہ فیصلہ ہے کہ ان کی اقتدیٰ کیا بلکہ جس جماعت میں ایک بھی وہابی ہو سب جماعت کی نماز نا جائز ہے۔

سوال: مولوی صاحب وہابی کون ہوتے ہیں؟

جواب: محمد ابن عبدالوہاب نجدی کے پیرو ہیں۔

سوال: کیا ان کے کوئی اور القاب بھی ہیں؟

جواب: ہاں جی ان خبثا کے چار القاب ہیں۔ وہابی، نجدی، اہل حدیث، غیر مقلد۔

سوال: مولوی صاحب ان القاب کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

جواب: ان کو وہابی اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ اپنے ابا جان محمد ابن عبدالوہاب نجدی بدمذہب کے مذہب پر ہیں۔ ان کو نجدی اس لیے کہتے ہیں کہ نجدی خبیث کے مذہب

پر ہیں۔اہل حدیث ان کو اس لیے کہتے ہیں کہ نجدی خبیث کے مذہب پر ہیں۔اہل حدیث ان کو اس لیے کہتے ہیں کہ اصلی ان خبثاء کا نام اہل خبیث تھا انہوں نے شرم کے مارے اپنا نام اہل خبیث کا ہم وزن اہل حدیث رکھ لیا ہے تا کہ لوگ یہ سمجھیں کہ یہ لوگ حدیث کے عامل اور حدیث کے جاننے والے ہیں اور غیر مقلد ان کو اسلیے کہتے ہیں کہ ائمہ رابعہ میں سے کسی امام کے پیرو و مقلد نہیں۔

سوال:مولوی صاحب ان کا عقیدہ کیا ہے؟

جواب:ان خبثاء کا عقیدہ یہ ہے کہ فقہ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کو نہیں مانتے ان چاروں اماموں کے متبعین کو مشرک بدعتی جانتے ہیں۔سواد اعظم جن کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذ فی النار ان کو بدعتی کہتے ہیں۔

سوال:مولوی صاحب جو اجتہاد ائمہ اربعہ کو نہ مانے اس کے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟

جواب:فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ اجتہاد کا جو منکر ہو قطعا کافر خارج از اسلام ہے۔

سوال:مولوی صاحب ان وہابیوں کے کچھ اور بھی عقیدے ہیں تو وہ بھی بتائیے۔

جواب:جی ان بدعقیدوں کے عقائد کی فہرست تو بے شمار ہے مگر چند عقیدے ذکر کیے دیتا ہوں ان کے ہاں یارسول اللہ کہنا، درود شریف پڑھنا، اولیاء اللہ کو ماننا، ان کے مزاروں پر جانا، مجلس میلاد شریف کرنا شرک و کفر ہے اور رفع الیدین کرنا آمین بالجہر کرنا سینے پر ہاتھ رکھنا بایں طور کہ دایاں ہاتھ، بائیں ہاتھ کی کہنی پر اور بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ کی کہنی پر رکھنا ان کے ہاں جائز و درست ہے دونوں پیروں کو بہت پھیلا کر کھڑا ہونا ان کے ہاں جائز ہے۔

سوال:وہابیہ نماز میں کیسے کھڑے ہوتے ہیں؟

جواب:جیسا اونٹ پیشاب کرتے وقت ٹانگیں پھیلا کر کھڑا ہوتا ہے۔

سوال:محمد ابن عبدالوہاب نجدی تو نجد میں ہندوستان میں وہابیت کون لایا۔

جواب: مولوی اسماعیل دہلوی جس کو شہید کہتے ہیں یہ محمد ابن عبدالوہاب نجدی کی تصنیف کتاب التوحید لایا اور اس کی شرح تقویۃ الایمان لکھی جو فی الحقیقت تفویۃ الایمان ہے۔ محمد اسماعیل دہلوی کے اذناب سید احمد بریلوی عبداللہ غزنوی جن کے پودے امرتسر اور لاہور چینی والی مسجد میں لگے ہوئے ہیں اور اسماعیل دہلوی کی ذریت شمالی پہاڑوں کے پیچھے مجاہدین کے نام سے چمرکنڈ وغیرہ میں چھپے بیٹھے ہیں۔

سوال: یہ مجاہدین کب سے شمالی پہاڑوں میں آ کر بیٹھے۔

جواب: شاہ شہاب الدین عالمگیر ثانی کے زمانہ میں اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کے زمانہ میں۔

سوال: اسماعیل شہید کی ذریت جن کو مجاہدین کہتے ہیں چمرکنڈ وغیرہ میں کیسے پہنچے۔

جواب: اسماعیل دہلوی نے دہلی کے بادشاہ کے مقابلے میں شکست فاحش کھا کر لاہور آ کر رنجیت سنگھ سے مدد مانگی۔ رنجیت سنگھ نے انکار کیا پھر پشاور بمع اپنے چیلوں کے ساتھ افغانوں سے مدد مانگی۔ مولوی حافظ دراز صاحب نے جن کا حاشیہ قاضی مبارک پر ہے۔ اس کو مناظرہ پر شکست فاش دے کر ذلیل وخوار کیا۔ افغانوں کو بتادیا کہ یہ وہابی ہے وہاں سے پٹھانوں کے خوف سے ہزارہ کے پہاڑوں سے بھاگتا ہوا بالاکوٹ میں کسی پٹھان نے مار ڈالا پھر حکومت برطانیہ کی آزادی میں ترقی پکڑ گئے اگرچہ علماء احناف نے ان کو وقتاً فوقتاً بے حد ذلیل کیا مگر آزادی کی وجہ سے ان خبثا کا قلع قمع نہ ہوا۔

سوال: قاضی میر عالم وٹبی سکندر پور والا کیسے عقیدہ کا آدمی تھا۔

جواب: وہ بھی وہابی ہی تھا یہ ہے خلاصہ عقائد وہابیہ کا۔

تقریظ وتصدیق

شیخ الحدیث استاذ العلماء سید المناظرین ابوالبرکات سید احمد صاحب

ناظم دارالعلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور پاکستان

حیلہ مروجہ اسقاط صوم وصلوٰۃ کے جواز واباحت واستحسان میں اصلاً کلام نہیں بلاشبہ بطریقہ مذکور مسطور جائز ومباح بلکہ مستحسن ہے جیسا کہ مجیب لبیب حضرت مولانا مولوی مفتی محمد غلام جان صاحب قادری رضوی ہزاروی ثم الاہوری نے متعدد حوالجات کتب مستندہ ومعتبرہ فقہ سے اور نیز مستند علماء احناف کے رسائل سے مسئلہ کی تائید فرمائی ہے۔فقیر حقیر کا بھی یہی مسلک ہے۔ مجیب حبیب نے مسئلہ کی وضاحت فرماتے ہوئے تصریح فرمادی ہے کہ میت اگر مستطیع ومتمول ہے تو اس کو اپنی نماز وروزہ کے فدیہ کے متعلق وصیت کرنا واجب ہے اور ورثاء پر واجب ہے کہ اس کے ترکہ سے ایک تہائی میں سے ہر نماز وہر روزہ کے عوض نصف صاع گندم یا ایک صاع جو فقیر ومسکین کو بطور تملیک دیں ورنہ گناہگار مرے گا اور جب کہ اس نے وصیت بھی نہیں کی یا وہ نادار تو تبرعاً وتطوعاً وترحماً ورثاء حیلہ مروجہ پر عمل کریں۔فقراء مساکین یکے بعد دیگرے نقد وجنس وغیرہ اشیاء کو ایجاب قبول کرتے اور ایک دوسرے کو تملیک کرتے اور اس کا ثواب میت کو بخشتے چلیں تو امید سبکدوشی ہے اور تبدل ملک سے حکم عین بھی

بدل جاتا ہے۔ایسا کہ نورالانوار میں مصرح ہے اس مسئلہ کی توضیح جاءالحق میں بھی ہے۔ جماعت ثانیہ علی ہیئت الاول نہ ہو تو بلا شک وشبہ جائز و درست ہے بلکہ حدیث مشکوٰۃ سے ثابت ہے۔اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے اس کے جواز میں رسالہ القطوف الدانیہ تصنیف فرمایا دعا بعد نماز جنازہ جب کہ اہل سنت وجماعت کا معمول ہے اور تمام بلاد اسلامیہ میں مروج ہے تو بلا شبہ جائز ہے ممانعت کی کوئی وجہ نہیں جبکہ نماز سے فارغ ہوتے ہی صفیں منتشر ومتفرق ہو جاتی ہیں۔حدیث شریف میں ہے اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا له الدعاء رواہ ابوداؤد وابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ (مشکوٰۃ) اس حدیث میں فاخلصوا له فرمایا ہے اور اہل علم پر مخفی نہیں کہ ف تعقیب ووصل کے لیے حقیقت ہے لہٰذا بعد الصلوٰۃ دعا با خلاص کی اباحت مستفاد ہوتی ہے۔نیز مبسوط میں ہے۔ان سبقتموا با الدعاء واللہ تعالیٰ اعلم فقیر قادری ابوالبرکات سید احمد عفی عنہ ناظم دارالعلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف پاکستان لاہور۔

تقریظ وتصدیق مصنف تفسیر الحسنات ودیگر تصانیف کثیرہ

غازی کشمیر سید المجاہدین علامہ سید ابوالحسنات محمد احمد صاحب قادری

خطیب مسجد وزیر خان صدر مرکزی جمعیت العلماء پاکستان لاہور

اقول وبالله التوفیق۔ مجیب لبیب حضرت مولانا مفتی محمد غلام جان سلم الرحمٰن نے خود بھی وضاحت فرمادی ہے پھر مصدق اول مولانا ابوالبرکات صاحب تصریح کر چکے ہیں۔ پھر مزید توضیح تحصیل حاصل ہے۔ مجیب ومصدق صاحبان نے جس طرح حیلہ مروجہ واسقاط کے ثبوت میں استدلال پیش کیے ہیں بالکل جائز ودرست ہیں۔

کتبہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری

خطیب مسجد وزیر خان

صدر مرکزی جمعیت العلماء پاکستان

تصدیق وتقریظ ابوالرشید جناب مولانا وبالفضل اولانا مولوی عبدالعزیز صاحب خطیب جامع مزنگ

الحمد لله علی باکفا والصلٰوۃ والسلام علی رسول محمد المصطفیٰ جو کچھ مولانا وبالفضل اولانا نے باولِ واضح تحریر فرمایا ہے بالکل صحیح ودرست ہے اس پر اہل سنت وجماعت کا تعامل ہے۔ حضرت علامۃ النحریر والفہامۃ الشہیر شیخ الشیوخ الاستاد الشیخ یوسف العزی المدنی رحمۃ اللہ علیہ نے تنبیہ الانام من کیفیۃ الصلوٰۃ والصیام مطبوعہ مدینہ منورہ رجب ۱۳۳۰ حیلہ اسقاط کے متعلق ایسا ہی تحریر فرمایا ہے۔ اسی طرح حیلہ اسقاط کی تفصیل وجیز الصراط فی مسائل الصدقات والاسقاط میں ہے۔ فتاویٰ عالمگیری کتاب الحیل میں اور دیگر کتب فقہ میں بحوالہ حدیث وقرآن مسطور ہے۔ جماعت ثانیہ کا ثبوت بطریقہ بالاکبیری وردالمختار وغیرہ میں موجود ہے اور کفن پر لکھنا بھی جائز ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے عورت کے دروزہ

کے لئے قرآن کریم کی آیت کا لکھ کران پر باندھنا بتایا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے زکوۃ کے اونٹوں کی رانوں پر لکھنا بھی مذکور و مسطور ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

رحمت حق بہانہ میطلبد رحمت حق بہانہ طلبد

ھذا ما عندی واللہ و رسولہ اعلم و علمہ لج مجدہ اتم و احکم کتبہ عبدالعزیز اصلح اللہ اعمالہ و حالہ مقیم مزنگ لاہور۔

الجواب حق والحق احق بالاتباع ذلک کذلک وانا مقر بذلک

محمد انور سید محمود احمد رضوی

مدرس مدرسہ حزب الاحناف لاہور مدیر ہفتہ وار رضوان لاہور

ھذا ھو الحق والصواب

محمد عالم

مدرس مدرسہ حزب الاحناف پاکستان لاہور

تذییل

مسلمان بھائیو سبز گنبدوالے کے سچے شیدائیو وہابیہ کے مکروفریب میں نہ آؤ یہ لوگ سبز باغ دکھا کر شیش محل بتا کر پرانے رسم ورسوم شرعیہ کو بدعت بنا کر سیدھے سادھے حنفی سلمانوں کو سیدھے راستہ سے ہٹا کر اپنے شیخ نجد کے گیت گا کر مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ للہ انصاف کروانصاف کی بات سن کر دل کو صاف کرو وہابیہ سے بچو ایاکم و ایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم ھذا اراینا ولکم الخیار و ما علینا الا البلاغ. وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۔ چوں درخانہ کس است یک حرف بس است واخر دعوینا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین سیدنا و مولانا محمد والہ واصحابہ اجمعین آمین یا رب العالمین۔

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

جب داخلی بیت اللہ شریف سے فارغ ہو تو ملتزم کے نیچے کھڑے ہو کر
مولوی محمد اعظم صاحب کی معیت میں یہ مناجات پڑھی

الٰہی تو خالق ہے ارض و سما　　نہیں کوئی خالق تیرے ماسوا
ہیں محتاج سب اور تجھے ہے غنا　　فنا ہیں یہ سب اور تجھے ہے بقا

الٰہی دعا میری کر تو قبول
تیرے در کے نیچے کھڑا ہوں ملول

طفیل محمد جو مطلوب تو　　محمد سراسر ہے محبوب تو
کلام اس کی ہے خاص مرغوب تو　　جو منکر ہے اس کا وہ مغضوب تو

الٰہی دعا میری کر تو قبول
تیرے در کے نیچے کھڑا ہوں ملول

الٰہی طفیل محمد شفیق　　طفیل ابوبکر یار صدیق
جو ہیں ثانی اثنین غار رفیق　　گناہوں سے گردن کو کر دے عتیق

الٰہی دعا میری کر تو قبول
تیرے در کے نیچے کھڑا ہوں ملول

طفیل علی شیر خیبر شکن　　اسی طرح عثمان جو ہیں ذوالمنن
نواسے نبی کے حسین و حسن　　تو کر مجھ پہ اپنا فضل اور منن

الٰہی دعا میری کر تو قبول
تیرے در کے نیچے کھڑا ہوں ملول

شفاعت محمد مجھے ہو نصیب　　لوائے حمد بھی مجھے ہو قریب
یہی چاہتا ہوں میں کہ روز حسیب　　محمد کو کر دے تو میرا طبیب

الٰہی دعا میری کر تو قبول
تیرے در کے نیچے کھڑا ہوں ملول

جواب نکیریں آسان ہو تنگی قبر سے امن و امان ہو
میرا خاتمہ آخر ایمان ہو ادھر کا سفر مجھ پہ آسان ہو

الٰہی دعا میری کر تو قبول
تیرے در کے نیچے کھڑا ہوں ملول

غریب اور مسکین ہوں بے نوا نہ فریاد رس کوئی تیرے سوا
تجھی سے عرض کرتا ہوں اے خدا مجھے علم و عرفان کر دے عطا

الٰہی دعا میری کر تو قبول
تیرے در کے نیچے کھڑا ہوں ملول

مجھے باطنی علم محصول ہو مجھے علم معقول و منقول ہو
اسی پہ عمل کرنا معمول ہو میرا نور سے سینہ مقبول ہو

الٰہی دعا میری کر تو قبول
تیرے در کے نیچے کھڑا ہوں ملول

میرے بھائی ماں باپ اور اقربا اسی طرح احباب ما
یہی ہے دعا میری صبح و مسا محمد پہ کر دے تو ان کو فدا

الٰہی دعا میری کر تو قبول
تیرے در کے نیچے کھڑا ہوں ملول

عزیز و خلیل جو ہیں اخویاں وسیع سید ہر دو جو ہیں فدویان
میرے ہر دو ماموں جو خورد و کلاں سعید و غنی سب کو کر حکمران

الٰہی دعا میری کر تو قبول
تیرے در کے نیچے کھڑا ہوں ملول

بھتیجے میرے مولوی و حبیب پھر محبوب یہ سب ہیں میرے نقیب
پھر ان کو جو اولاد ان کے قریب ان سب کو علم اور سخا کر نصیب

الٰہی دعا میری کر تو قبول
تیرے در کے نیچے کھڑا ہوں ملول

میرا حج ہو مقبول مبرور نیز میرے سب گناہ ہوویں کافور نیز
غلامی سے ہو جاؤں سب کا عزیز میرا خاتمہ ہووے بالخیر نیز

الٰہی دعا میری کر تو قبول
تیرے در کے نیچے کھڑا ہوں ملول

ملنے کا پتہ

ابوالمظفر مفتی محمد غلام جان صاحب

خطیب و متولی اونچی مسجد حنفیہ رضویہ

بازار حکیماں کشتی ملاحاں اندرون ٹکسالی دروازہ لاہور۔ پاکستان